www.emarsiya.com

مرثیہ

درحال شہادتِ امامِ علیؑ

بہ طرز : مُسافروں کی مدینے میں جب رسید آئی

نبی کی آلؑ پہ کیسی گھڑی ہے یہ آئی علیؑ نے سجدۂ خالق میں ضرب ہے کھائی
سروں کو پیٹ کے روتے ہیں سارے مولائی غضب کی کوفے میں اللہ رے گھٹا چھائی
یہ کیسا ظلم لعیں نے کیا ہے مسجد میں
مصلّی روتے ہیں آہ و بکا ہے مسجد میں

صدا یہ گونجی محبّوں میں ہائے واویلا ستم کی تیغ سے مولاؑ کا سر دو نیم ہوا
شقی نے پاس بھی ماہِ صیام کا نہ کیا لہو بہایا مصلّے پہ اک نمازی کا
اُٹھا یہ شور کے مشکل کشا شہید ہوئے
خدا کے گھر میں ولئِ خدا شہید ہوئے

خبر یہ سن تے ہی حسنینؑ دوڑ کر آئے جو دیکھا باپ کو کہنے لگے یہ رو رو کے
اے بابا کھولئے آنکھوں کو آئے ہیں بیٹے علیؑ نے کھول کے آنکھیں کہا یہ شبّرؑ سے
سہارا دے کے پدر کو اُٹھاؤ اے بیٹا
نماز فجر کی اب تُم پڑھواؤ اے بیٹا

خدائی جس پہ تھی نازاں وہ ایسا تھا بندہ خیال رہتا تھا جس کو ہمیشہ بھوکوں کا
کرم نواز تھا مشکل کشائے عالم تھا اُسی مسیحا کو ظالم نے قتل کر ڈالا
نہ جانے کیسے بسر ہوگی غمنصیبوں کی
کرے گا کون بھلا اب مدد غریبوں کی

لعیں کو کر کے گرفتار جب کہ لایا گیا علیؑ نے دیکھا اُسے اور بس یہی پوچھا
بتا دے مجھکو ترا میں نے کیا بگاڑا تھا وہ رویا سر کو جھکا کر تو بولے شیرِ خدا
ہٹاؤ اس کو میرے سامنے سے اے لوگو
گوارا رونا کسی کا نہیں مجھے لوگو

لٹا کے شیرِ خدا کو گلیم کے اُوپر اُٹھا کے لائے جو مسجد سے اپنے گھر شبّرؑ
تمام بیبیاں رونے لگیں ہوا محشر لپٹ کے باپ سے زینبؑ نے یہ کہا رو کر
ہوئی ہے ہم پہ یہ کیسی جفا میرے بابا
یہ حال آپ کا کیا ہوگیا میرے بابا

کہا علیؑ نے نہ رو ایسے اے میری دختر اے بیٹی صبر کرو ہے یہ مرضیٰ داور
ابھی میں زندہ ہوں برپا کرو نہ یوں محشر کھڑے ہیں چاہنے والے مرے سبھی در پر
ترے بیان سے آتی ہے فاطمیؑ آواز
سنے نا غیر کوئی لاڈلی تری آواز

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

علیؑ تڑپتے رہے وقت بھی گذرنے لگا   بُلا کے غازی کو کہنے لگے یہ شیرِ خدا
خیال رکھنا مری بیٹیوں کا اے بیٹا   مرے حسینؑ کے ہمراہ ہر گھڑی رہنا
کہا جری نے کہ نہ ساتھ چھوٹنے دونگا
بھروسہ آپکا ہرگز نہ ٹوٹنے دونگا

یہ وعدہ آپ سے کرتا ہے آپ کا دلبر   نہ آنے دیگا کوئی آنچ اپنے آقا پر
ہے مری زیست کا عنواں اطاعتِ سرورؑ   رہوں گا ہر گھڑی آقا کی میں سپر بن کر
ہر ایک لمحہ گزارونگا اِن کی خدمت میں
میں اپنی جان بھی دیدوں گا شہؑ کی نصرت میں

قیامت آ گئی اکّیسویں کا دن آیا   جہانِ فانی سے رخصت ہوئے ولیٔ خدا
تمام کوفے میں اک حشر ہو گیا برپا   سروں سے اُٹھ گیا سایہ امامِؑ عالم کا
اُٹھا یہ شور کہ مولاؑ جہاں سے جاتے ہیں
سروں پہ اہلِ عزا اپنے خاک اُڑاتے ہیں

بپا ہے شور یہ بیت الشرف میں واویلا   علیؑ کے غم میں فلک بھی ہوا ہے محوِ بکا
ہر ایک آنکھ سے بہتا ہے اشکوں کا دریا   یتیم ہوگئیں اولادِ فاطمہؑ زہرا
اُٹھا ہے شور یہ واحسرتا کا کوفے سے
جنازہ اُٹھتا ہے شیرِ خدا کا کوفے سے

ہے آج گریہ کناں ساحلِ حزیں زہراؑ   سر اپنا پیٹ تے ہیں خلد میں رسولؐ خدا
ہے غم میں ڈوبا ہوا آج خانۂ کعبہ   تڑپ کے مرثیہ پڑھتی ہے مسجدِ کوفہ
اداسی چھا گئی ہے آج سارے عالم میں
لرز رہیں ہیں زمین آسمان اس غم میں

Scanned with CamScanner